السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فقہ حنفی کی وہ کونسی کتاب ہے جس میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنھا کو نا سمجھ لکھا گیا اور کیوں لکھا گیا ہے ؟ لکھنے والے کا نام اور کتاب کا نام لکھئے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فقہ حنفی کو ماننے والے حوص و عوام کی حالت یہ ہے کہ جب کسی صحابی کا فتوی یا قول امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مواقف ہو تو اُس کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلبے ملا دیتے ہیں اور اگر مخالف ہو تو غیر فقیہ و غیر مجتہد اور اعرابی کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ سیدنا ابوہریر رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ اِس لیے کہا گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وَلاَ تُصَرُّوا الْغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ» (بخاری, 1015)

''اونٹنی اور بکری کا دودروک کر نہ بیچو اور جو آدمی ایسا جانور خرید لے تو وہ دودھ دوہنے کے بعد اس کی اپنی مرضی ہے اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو اُس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی ساتھ دے''۔
حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث قیاس کے خلاف ہے۔ ملاجیون حنفی نے نور الانوار ۱۷۹ میں لکھا ہے "فان هذا الحديث مخالف للقياس من كل وجه "کہ اگر یہ روای عدالت اور ضبط کے ساتھ معروف ہو فقیہ نہ ہو جیسا کہ انس و ابوہریرہ رضی اللہ عنھا ہیں تو اگر ان کی حدیث قیاس کے موافق ہوگی تو اِس پر عمل کیا جائے گا اور اگر قیاس کے خلاف ہوگی تو ضرورت کے تحت چھوڑ دیا جائے گا وگرنہ ہر لحاظ سے رائے کا دروازہ بند ہو جائے گا۔
بے شک یہ حدیث ہر لحاظ سے قیاس کے خلاف ہے کیونکہ یہ ایک صاع کھجور کے دودھ کے عوض دے رہا ہے۔ قیاس کا تقاضا ہے کہ دودھ کا تاوان دودھ سے ہی ادا کیا جائے یا اس کی قیمت سے اور اگر کھجور بدلہ ہو تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ دودھ کی کمی بیشی کے لحاظ سے کھجور میں بھی کمی بیشی ہو، نہ یہ کہ کمی اور بیشی کے ہر حال میں ایک صاع کھجور ضروری ہو۔
اِس لئے حنفیوں نے کہا کہ اب ہم دیکھیں گے اس حدیث کا راوی کون ہے ؟ اگر راوی فقیہ ہوا تو حدیث لی جائے گی اور قیاس کو ترک کیا جائے گا اور اگر راوی غیر فقیہ و غیر مجتہد ہوا تو قیاس کو مانا جائیگا اور حدیث کو چھوڑا جائیگا۔
احناف کا یہ قانون نور الانوار ۱۷۹، اصول شاشی ۷۵، الحسامی مع شرح النظامی ۷۵، اصول بزودی ۱۵۹، التوضیح والتوبح ۴۷۳، اصول سرخی ۱/۳۴۱ اور مراۃ الاصوال وغیرہ میں موجود ہے۔
احناف نے کہا اس حدیث کے روای سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ فقیہ نہیں اس لئے یہ حدیث متروک ہوئی۔ نور الانوار کی عبارت یہ ہے :

"وإن عرف بالعدالة والضبط دون الفقه كأنس وأبي هريرة إن وافق حديثه القياس عمل به وعن خالفه لم يترك إلا بالضرورة لانسد باب الرأي من كل وجه "

یہ حدیث صرف سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نہیں بلکہ اس حدیث کو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیان کرتے ہیں۔ امام بخاری نے اسی روایت کے بعد ان کا یہ فتویٰ درج کیا ہے اور مذکورہ بالا روایت کی وجہ سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غیر فقیہ ہیں تو حنفیوں کو چاہئے کہ وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھی غیر فقیہ کہہ دیں۔ اس کے علاوہ یہ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مسند ابو یعلیٰ موصلی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے سنن ابو داؤد اور طبرانی میں سیدنا عمر بن عوف المزنی سے خلافیات بیہقی میں اور "رجل من اصحاب النبی" سے تحفۃ الاحوذی ۲/۲۴۴ میں مروی ہے۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی فتح الباری ۴/۳۶۵ پر رقمطراز ہیں کہ :

"وأظن أن لهذه النكتة أورد البخاري حديث ابن مسعود عقب حديث أبي هريرة إشارة منه إلى أن ابن مسعود قد أفتى بوفق حديث أبي هريرة فلولا أن خبر أبي هريرة في ذلك ثابت لما خالف ابن مسعود القياس الجلي في ذلك "

مجھے یقین ہے کہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث اس لئے نقل کی تاکہ معلوم ہو کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے ساتھ فتویٰ دیا۔ اگر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت نہ ہوتی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ قیاسِ جلی کی مخالفت نہ کرتے اسی لئے اصول شاشی کا محشی صاحب احسن الحواشی چیخ اٹھا اور کہا :

"لكن ههنا دقة قوية وهي ان هذا الحديث جاء في البخاري برواية عبد الله بن مسعود أيضا والحال أنه معروف بالفقه والاجتهاد (احسن الحواشی 73)

یہاں وقت قوی یہ ہے کہ یہی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بخاری میں مروی ہے اور حقیقت حال یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فقہ واجتہاد میں مصروف ہیں

اسلئے بعض حنفیوں نے اس اصول سے جان چھڑانے کیلیئے کہا کہ یہ قاضی ابو یوسف کے شاگرد عیسی بن ابان کا قاعدہ ہے۔ مگر ان کی جان خلاصی اس قانون سے کبھی نہیں ہو سکتی۔ اولاً اس لئے کہ ان کے اصول کی معتبر کتابوں میں یہ قانون موجود ہے۔ جس کی بناء پر یہ حدیث مصراۃ کو رد کرتے ہیں اور یہ قانون جہاں جہاں موجود ہے اس کے حوالے میں نے اُوپر درج کر دیئے ہیں۔
ثانیا : مولوی خلیل احمد سہار نپوری نے یہ بات تسلیم کی کہ ہمارے حنفی علماء کا ہی یہ عقائدہ وکلیہ ہے چنانچہ بخاری شریف کے حاشیہ ۱/۲۸۸ پر لکھتے ہیں :

"والأصل عندنا أن الراوي إن كان معروفا بالعدالة والحفظ والضبط دون الفقه والاجتهاد مثل أبي هريرة وأنس بن مالك فإن وافق حديثه القياس عمل به وإلا لم يترك إلا لضرورة وانسد باب الرأي وتمامه في أصول الفقه "
ہمارے نزدیک قاعدہ یہی ہے کہ اگر راوی عدالت حفظ اور ضبط میں تو مصروف ہو لیکن فقاہت واجتہاد کی دولت سے محروم ہو جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں تو اگر ان کی حدیث قیاس کے مطابق ہوگی تو عمل کیا جائیگا اور اگر قیاس کے خلاف ہوگی تو بوقت ضرورت چھوڑ دیا جائیگا تاکہ رائے وقیاس کا دروازہ بند نہ ہو اور اس کی مکمل بحث اصول فقہ کی کتاب میں موجود ہے۔

حنفی علماء کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ کہنا سراسر باطل ہے۔ امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے سیر اعلام النباء ۲/ ۶۱۹ پر لکھا ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حفظ حدیث اور اداءِ حدیث میں سب سے فائق تھے۔ انہوں نے حدیث مصراۃ بھی آپؐ سے روایت کی ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اس پر عمل کریں۔

یہاں یہ بات ضروریاد رہے کہ اصل صرف کتاب وسنت ہے اس کے برعکس قیاس وفرع ہے۔ اصل کو فرع کے ساتھ رد کرنا مردود وباطل ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت قیاس کے بھی مطابق ہے۔ تفصیل کیلئے امام ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ کی اعلام الموقعین کا مطالعہ کیجئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ